

چارہ گر

قدسیہ بابر

قطعہ نمبر 1

وہ ایک سر درات تھی۔ چاند کی چاندنی رات کے کھپ اندر ہیرے میں انتشار پیدا کر رہی تھی۔ شدید دھنڈ کی وجہ سے کمرے میں موجود کھڑکی کا شیشہ بھی دھنڈ لایا ہوا تھا۔ وہ جہازی سائز بیڈ کے عین وسط میں بیٹھی تھی، جبکہ نگاہیں کھڑکی پر جمی ہوئیں تھیں۔

اف پوری کی پوری پاگل ہوتم! پکوں والی حرکتیں ہیں تمہاری! وہ اُسے سڑک پر کھڑی گاڑی "۔ کے دھنڈ لائے شیشے پر انگلی سے کچھ لکھتا دیکھ کر ہنسنے ہوئے بولا

ماضی کی ایک یاد نے اسکے دل و دماغ پر بھر پور حملہ کیا۔

اُس نے اپنے شدید دکھتے ہو سر کو شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے سہلا یا اور اپنا غرارہ ایک ہاتھ سے سنبھالتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور خود کو پکوں کی مدد سے ٹکائے گئے بھاری دوپٹے سے آزاد کیا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

نیوی بلیو گلر کے کامدار غرارے میں چھرے پر نفاست سے میک اپ کیے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ اسے اپنے سچے سنورے وجود سے وحشت ہو رہی تھی، مگر وہ اپنے اندر برپا طوفان کو بڑی مہارت سے چھپائے ہوئے تھی۔

تمام زیورات ڈریسینگ کے دراز میں ڈالتے ہوئے وہ الماری کی طرف بڑھی اور ایک سوت نکال کر واشروم میں گھس گئی۔

اس نے دھیرے سے دروازے کا ہینڈل گھما�ا اور کمرے میں داخل ہوا۔ کمرہ ان دھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے سوچ بورڈ پر ہاتھ مار کر نائٹ بلب آن کیا۔

حسبِ توقع وہ اپنا براہینڈل ڈریس چینچ کر کے سوچکی تھی۔ اسکے حلق سے پُر سکون سانس خارج ہوئی۔ وہ اس وقت خود اس کا سامنا نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔ ایک نظر اسکے وجود پر ڈالتے ہوئے وہ کمرے سے ملحقة ٹیرس پر آگیا۔ اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے سکریٹ کی ڈیانکالی اور ایک سکریٹ لائٹ سے سلاگا کر بمشکل ایک کش لگایا۔ وہ اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں میں دبی سکریٹ کو بڑی محیت سے دیکھ رہا تھا۔ سکریٹ آہستہ آہستہ سلاگ کر راکھ میں تبدیل ہوتی جا رہی تھی۔ وہ بھی تو

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

اندر ہی اندر سلگ رہا تھا بالکل اسی طرح۔۔۔۔۔

کافی دیر یو نہی کھڑے رہنے کے بعد وہ قریب پڑی کر سی پر بیٹھ گیا اور سگریٹ سلاگا لی۔ وہ گھرے گھرے کش لیتے ہوئے فضائیں دھونیں کے مرغولے چھوڑنے لگا۔ اُسے دھونیں کے ان مرغولوں میں میں ماضی کے منظر نظر آنے لگے۔

اف پاٹھر! تم یہاں ہو میں تمہیں پورے گھر میں ڈھونڈتی پھر رہی ہوں! نسوائی خفا خفا سی آواز پر مراد نے مڑ کر اُسے دیکھا۔

سفید آدھی آستین والے بلاوز اور بے بی پنک ٹخنوں کو چھوٹی اسکرٹ میں ملبوس اُس کیوٹ سی گھریا کو مراد نے دلچسپی سے دیکھا جبکہ ازلان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

کیا ہوا کزن! خیریت تو ہے؟ ازلان نے پوچھا۔

میں بور ہو رہی ہوں! اُس نے منہ بسور کر کہا۔

اچھا ادھر آؤ میں تمہیں اپنے کزن سے ملواتا ہوں! ازلان نے کہا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

مراد یہ میری پھپھو کی بیٹی ہے "جنت" اور جنت یہ میری خالہ کا بیٹا ہے "مراد" ازلان نے مسکرا کر تعارف کروا یا۔

ہیلو! جنت نے مسکرا کر ہاتھ آگے کیا جسے مراد نے جھکتے ہوئے ہلاکا ساتھام لیا اور جلدی سے اپنا ہاتھ واپس کھینچا۔

کس کلاس میں ہیں آپ مراد؟ جنت نے اعتماد سے پوچھا۔

فرست ائیر میں ایڈ میشن لینا ہے ابھی! مراد نے کہا۔

. واو گریٹ! پھر تو ہم کلاس فیلو ہوئے! جنت نے مسکرا کر پہلے مراد کو دیکھا پھر ازلان کو

تمہارا تو زیادہ ہی کلاس فیلو ہو گا مراد! کیونکہ یہ بھی میڈیکل رکھرہا ہے! ازلان نے منہ بنائ کر کہا۔

جنت اور مراد کے لبوں پر دبی دبی مسکراہٹ رینگ گئی۔

تم دونوں کدھر ایڈ میشن لینے والے ہو؟ جنت نے ان دونوں سے سنجیدگی سے پوچھا۔

یہیں لاہور میں ہی لینا ہے! مراد نے کہا۔

لیکن تم دونوں تو بچپن سے مری نہیں پڑھ رہے تھے کسی آرمی ٹائپ کا لج میں! جنت نے الجھن

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

میز لجھے میں کہا۔

مراد کا ارادہ میڈیکل میں جانے کا ہے! اسلئے اب یہ لاہور ہی لے رہا ہے ایڈ میشن! ظاہر ہے جہاں
مراد وہاں ازلان! ازلان نے لاپرواہی سے کہا۔

اور میں کدھر لوں کی ایڈ میشن؟ جنت نے ازلان کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھا۔
ظاہر ہے جہاں ہم وہاں تم! ہمارے ساتھ ہی لوگی تم بھی! ازلان نے شانے اچکا کر کہا۔
اور ہم کدھر جا رہے ہیں؟ اب کے سوال مراد کی طرف سے آیا۔

پنجاب کا لج! ازلان نے کہا۔

اکیڈ میز کا بھی پتہ کروالیتے ہیں! اب مراد اور ازلان دونوں مختلف کالجزوں اور اکیڈ میز کے بارے
میں ڈسکس کر رہے تھے جبکہ جنت کے سر کے اوپر سے سب باتیں گزر رہیں تھیں کیونکہ وہ
یہاں بالکل نئی تھی اور کسی بھی ادارے کے بارے میں نہیں جانتی تھی۔
تم کہاں جا رہی ہو؟ ازلان نے جنت سے پوچھا۔

جنت جوانگی باتوں سے بور ہو کر اندر کی جانب جانے کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی فوراً بولی۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

وہ میں کافی بنانے جا رہی ہو ہم تینوں کیلئے! جنت لے بہانا بنایا۔

رہنے دو! آج میں کافی بناتا ہوں! مراد آجائے اندرونی چلتے ہیں۔ ازلان نے پہلا جملہ جنت اور دوسرا مراد سے کہا۔

آپ یہاں ایڈیشن کیوں لے رہیں ہیں؟ آئی میں انگلینڈ کیوں نہیں کے رہی؟ مراد نے سامنے پیٹھی جنت کو مناسب کیا۔

کیونکہ ڈیڈا کیلے ہوتے ہیں انگلینڈ میں! امام کی ڈیتھ کے بعد سے وہ میرے لئے پریشان رہتے تھے، سو میں نے کہا کہ میں پاکستان جا کر پڑھ لوں گی! جنت نے لاپرواہی سے کہا۔
اوہ! مراد نے ہونٹ سکیٹر کر کہا۔

مراد اس سے یہ پوچھو کر اتنی گاڑھی اردو کہاں سے سیکھی ہے اس نے! ازلان جنت کو چڑانے والے انداز میں بولا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

بس کرو ازلان! جنت نے آنکھیں گھما کر کہا اور آگے بڑھ کر اپنا کافی کامگ اٹھالیا۔

ہیلو گائیز! ازلان کی چھوٹی بہن فرو بھی لاونج میں آگئی۔

ہو گئی تمہاری ٹیسٹ کی تیاری؟ جنت نے اُس سے پوچھا۔

ہاں ہو گئی! فرو انے فخریہ انداز میں کہا۔

جنت دادو بلال، ہی ہیں تمہیں! فرو انے کہا۔

کیوں؟ جنت نے حیرت سے کہا۔

وہ تمہاری الماری کے قریب کھڑی ہیں! غالباً صفائی کرنے لگیں ہیں۔ فرو انے کہا۔

یامیرے خدا یا! نانو بھی نا! جنت بڑی بڑی ہوئی کھڑی ہوئی اور اپنا کپ فرو کو تھما تی ہوئی فرو کے کمرے کی سمت بھاگی۔

اب شروع ہو گا تماشا، دادو اور جنت کے درمیان! فرو انے ازلان سے کہا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

غضب خدا کا! مجال ہے اس لڑکی میں کوئی لڑکیوں والی کوئی بات ہو! ازلان کے کانوں میں لاوچ میں داخل ہوتے ہوئے دادو کی آواز پڑی۔

وہ سمجھ گیا کہ دادو جنت سے مخاطب ہیں۔ آجکل دادو کو اُسے مشرقی لڑکی بنانے جنون چڑھا ہوا تھا۔

میں کہتی ہو تیل لگوایا کر مجھ سے ان بالوں میں، لمبے ہو جائیں تھوڑے یہ بال۔ دادو کی اس بات پر جنت نے جھر جھری لے کر اپنے باب کٹ بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

اُسکے سیاہ باب کٹ بال بمشکل گردن کی ہڈی کو چھوٹے تھے، اور دادو کا سب سے بڑا اعتراض یہی تھا کہ اُسکے بالوں کی لمبائی اسقدر کم کیوں ہے۔

جنت نے آنکھیں گھما کر دادو کو دیکھا۔

یہ جنت کتنی فرمانبردار ہے! مجال ہے دادو کو سامنے تب سے ایک لفظ بھی بولاتب سے! فروانے ازلان کے کان میں سرگوشی کی۔

جنت چلو مراد کے گھر کا چکر لگا کر آتے ہیں! ازلان نے ٹاپک بدلنے کیلئے کہا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

جنت اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنی نانو کے قریب آ کر بیٹھی اور ایک بازو ان کے گرد پھیلا لیا۔

اجازت ہے؟ جنت نے شراری لبھے میں پوچھا۔

نانو نے ایک نظر جنت کے صبیح چہرے پر ڈالی اور گھر اس انس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

جنت نے نانو کا گال چوما اور اٹھ کھڑی ہوئی، ساتھ ہی ان دونوں کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا۔

یار جنت تم پتہ نہیں کیسے خاموش ہو کر ساری باتیں سن لیتی ہو مجھ سے تو نہیں سنی جاتیں! فرواد کے کہنے پر جنت لکھلا کر ہنس دی۔

ہم سائکل پر چلتے ہیں! جنت کے کہنے پر ازان نے شانے اچکا دیئے یعنی اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

تم پچھے بیٹھو میں چلاتی ہوں! جنت نے فرواد سے کہا۔

یہ لیجئے ٹھنڈا ٹھنڈا ملک شیک! عمار اور مراد دونوں مراد کے کمرے سے ملحقة ٹیرس کی گرسیوں ہر برا جمان تھے تبھی عmad ملک شیک کے گلاس ٹرے میں رکھے نمودار ہوا اور ٹیبل پر رکھتے ہوئے

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

بلند آواز میں بولا۔

مراد اور عمار کے لبوں پر دبی دبی مسکراہٹ آگئی۔

میں گھر بیٹھے بیٹھے اکتا گیا ہوں! مراد نے ملک شیک کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

کب کھل رہے ایڈ میشن؟ عمار نے ابر واچ کر پوچھا۔

آئی تھنک نیکسٹ ویک تک۔۔۔ مراد نے کہا۔

اور ایڈ میشن لے کھا رہے ہو تم؟ اب کے سوال عمار کی طرف سے آیا۔

پنجاب کا لج کا ارادہ ہے۔۔۔ مراد نے لاپرواہی سے کہا۔

اکیڈمی کیپس یا اسٹیپ؟ عمار نے پوچھا۔

ابھی کنفرم۔۔۔ مراد بات کرتے کرتے ایکدم رُکا تو عمار اور عمار نے اُسکی نگاہوں کا تعاقب کیا۔

انکے گھر میں داخل ہوتی دوساریکیں نظر آرہی تھیں جن میں سے ایک ہر ازلان سوار تھا جبکہ دوسری ساریکیں کو ایک لڑکی مہارت سے چلا رہی تھی اور فرواؤ سکے پیچھے بیٹھی تھیں۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

مراد یہ لڑکی کون ہے؟ عمار نے جیرانگی سے پوچھا۔

جنت۔۔۔ مراد کے لبؤں پر دھمی سی مسکراہٹ آگئی۔

کس کی جنت؟ عمار نے شراری لبجے میں پوچھا۔

ابنی پیر ینٹس کی اور کس کی! مراد نے منہ بناؤ کر کھا۔

سیر یسلی! عمار اور عمار نے ایک ساتھ کھا۔

السلام علیکم! اس سے پہلے کہ مراد کچھ کھتا وہ تینوں وہاں موجود تھے۔

ازلان باری باری تینوں سے گلے ملا۔

مراد اندر سے کر سیاں لے آؤ! عمار نے سنجیدگی سے کھا۔

یہ تمہارا روم ہے مراد؟ جنت نے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

مراد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بھی ہمارا تعارف بھی کرواؤ! عمار نے ازلان کی طرف دیکھتے ہوئے کھا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

! یہ جنت ہے! میری پھپھو کی بیٹی

ابراہیم انگل کی بیٹی ہے نہ یہ؟ عمار نے ایکدم کہا۔

آپ ڈیڈ کو جانتے ہیں! جنت نے خوشگوار حیرت سے کہا۔

یہ ابراہیم انگل نہ صرف بابا کے اچھے دوست ہیں بلکہ میں بھی انکے بہت کلوز ہوں! عمار نے دھیمی مسکراہٹ کیسا تھا کہا۔

اب یہیں رہیں گی آپ؟ عمار نے دلچسپی سے پوچھا۔

جنت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ مراد، ازلان اور عمامہ اسٹڈی پر ڈسکشن کر رہے تھے جبکہ عمار جنت کو ابراہیم انگل کے قصے سنارہا تھا جبکہ فروابرے برے منہ بنارہی تھی۔

اسٹاپ گائیز! فروانے بلند آواز میں کہا تو سب اسکی طرف متوجہ ہو گئے۔

مجھے بور کر دیا ہے آپ سب نے، اور یہ آپ کے گھر میں مہمانوں کو کچھ کھلانے پلانے کا روایج نہیں ہے؟ فروانے منہ بسور کر کہا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

تم مہمان ہو؟ عمار نے مصنوعی حیرت سے اُسکی طرف دیکھا۔

جنت تو مہمان ہے نہ! کیا سوچے گی یہ! فروں کے پاس ہمیشہ کی طرح جواب موجود تھا۔

اچھا چلو اٹھو آسکریم کھانے چلتے ہیں! عمار ہستا ہوا کھڑا ہو گیا۔

تم اتنی جلدی تو نہیں گھلتے ملتے کسی سے بھی! مگر جنت سے اتنی جلدی فرینک ہو گئے! عمار اس وقت عمار کے بیڈ پر نیم دراز تھا۔

umar جو اسٹڈی ٹیبل کے سامنے بیٹھا کچھ پڑھنے میں مصروف تھا عمار کی بات پر گردن موڑ کر اسے دیکھتا ہے۔

مجھے اجنبیت محسوس نہیں ہوئی اُس سے! وہ ابراھیم انکل کی اکلوتی بیٹی ہے اور ابراھیم انکل کی ہر دوسری بات میں اُس کا تذکرہ ضرور ہوتا ہے! عمار نے سادگی سے کہا۔

ابراھیم انکل دوسری شادی کر لیں گے اب؟ عمار نے پوچھا۔

نہیں! ایسا کچھ نہیں ہو گایا! ابراھیم انکل کی جنت کی مدرسے لومیرج تھی! عمار اپنی کتاب بند

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

کر کے کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

کہاں کی تیاری؟ عمار نے ابر واچ کاتے ہوئے پوچھا۔

مراد کا فرست ڈے ہے کانج میں آج! امی صبح خاص ہدایت کر کے گئیں تھیں کہ اُسے خود لے آؤں! عمار نے سنجیدگی سے کہا۔

جنت نے اکتا ہوئے انداز میں ازلان کی طرف دیکھا۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے نانو کا یک پھر چل رہا تھا۔

نانو سن لیا سب کچھ میں نے! اب ہم جائیں؟ لیٹ ہو جائیں گے! جنت روہا نسی ہو کر بولی۔

ہاں جاؤ! مراد اسکا خیال رکھنا! ایک پیر یڈ جواز لان نہیں ہو گا اسکا خاص خیال رکھنا! کیونکہ ازلان انھیزرنگ کا اسٹوڈنٹ تھا اور اسکا ایک سبجیکٹ جنت سے مختلف تھا، دادو کو جنت کی فکر ہو رہی تھی۔

نانو! آپ کیوں فکر کر رہی ہیں! ریکس ہو جائیں! جنت نے اُنکا ما تھا چوما اور نرمی سے کہا اور اٹھ

کھڑی ہوئی۔

جنت! نانو نے پھر سے پُکارا۔

جنت نے مڑ کر سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

اونکے ساتھ ہی پیٹھنا! رنگ برنگی لڑکیوں کی ساتھ نہ بیٹھ جانا!

اوکے نانو! جنت نے جلدی سے کہا اور تیز تیز چلتی ہوئی پورچ میں گاڑی کے نزدیک جا کھڑی ہوئی
! مہاد انو دوبارہ نہ روک لیں

مراد اور ازلان کے لبوں پر دبی دبی مسکراہٹ رینگ گئی۔

ازلان نے ڈرائیونگ سیٹ سنپھال لی۔

تم آگے بیٹھ جاؤ! جنت نے مراد کو کہا۔

مراد نے ایک نظر بغور اُسکا جائزہ لیا۔

نیلی جیز کے ساتھ نیلی ہی ٹی شرت پہنے پیرٹ ٹکر کا اسکارف گردن میں ڈالے دونوں پلو آگے کی
جانب گرائے ہوئے کافی کیوٹ لگ رہی تھی۔ نیلارنگ اُسکی سفید رنگت پر خوب نچ رہا تھا۔ سیاہ

باب کٹ بال اسکی معصومیت کو بڑھا رہے تھے۔

دود کہیں سے آذان کی آواز اسکے کا کانوں میں پڑی۔ چند لمحے وہ آنکھیں کھولے یوں ہی لیٹی رہی پھر اٹھ پیٹھی۔

وہ کبھی بھی نماز پابندی سے نہیں پڑھتی تھی مگر پچھلے کچھ عرصے سے وہ با قاعدگی سے نمازیں پڑھتی تھی جبھی نئی عجھے ہونے کے باوجود اسکی آنکھ کھل گئی۔

اپنے لمبے سیاہ بالوں کو فولڈ کرتی ہوئی وہ وضو کرنے کیلئے چلی گئی۔

نماز پڑھنے کے بعد اس نے ایک نظر خالی کمرے پر دوڑائی اور کمرے سے ماحقہ ٹیرس پر آگئی۔

اسکی نظر ٹیرس پر رکھی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر نیم دراز وجود پر پڑی۔ اسکے قدم وہیں ساکت ہو گئے۔

یعنی اتنی ٹھنڈ میں یہ پوری رات بنا کسی لحاف یا گرم کپڑے کے یہ شخص یہاں پڑا رہا! اس سوچ کیسا تھا اس نے جھر جھری لی۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

مگر اگلے ہی لمحے ناگواری نے اسکے دل میں جائی ہمدردی کی جگہ لے لی! جگہ جگہ سگریٹ کی راکھ دیکھا کر اسکے ماتھے پر بل آگئے۔ اگلے ہی لمحے وہ اپنی ہر سوچ پر لعنت بھیجتی ہوئی واپس کمرے میں آگئی۔

یار تم بہت دلچسپ لڑکی ہو! مریم نے دلچسپی سے جنت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جنت سادگی سے مسکرا دی۔

مریم وہ واحد لڑکی تھی جس سے جنت کی کانچ میں دوستی تھی۔

چھٹی ہو جانے کے باوجود مریم جنت کیسا تھر کی ہوئی تھی کیونکہ ازلان کو آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی تھی۔

جنت اگر تم برانہ مانو تو ایک بات پوچھوں؟ مریم نے جھوچھکلتے ہوئے کہا۔

جنت جو بار بار کلائی پر بند ہمی گھٹری کو دیکھ رہی تھی ایک لمحے کوڑ کی۔

پوچھ لو مجھی! جنت نے لاپرواہی سے کہا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

وہ لڑکا کون ہے جو تمہارے ساتھ جاتا ہے؟ مریم نے کہا۔

ازلان۔۔۔ میرے ماموں کا بیٹا فروادا کا بھائی! جنت نے کہا۔

اڑے وہ نہیں۔۔۔ ازلان کا تو بتا دیا تھا تم نے، میں وہ دوسرے لڑکے کی بات کر رہی ہوں جو پرسوں ازلان کے ساتھ تھا! اور وہ یونیفارم میں ہی ملبوس تھا۔ مریم نے تفصیل بتائی۔

مراد رضا! وہ ازلان کی خالہ کا بیٹا ہے، اور میرے ڈیڈ کے فرینڈ کا بیٹا ہے! جنت کے بتانے پر مریم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ویسے وہ ہمارے ساتھ نہیں جاتا! ہم اکیڈمی ساتھ جاتے ہیں مگر کافی الگ الگ! جنت مزید گویا ہوئی۔

تمہیں عجیب نہیں لگتا یوں اپنے ماموں کے گھر رہنا؟ مریم نے پوچھا۔

نہیں یار، مجھے مام کی ڈستھ کے بعد انگلینڈ رہنا عجیب لگ رہا تھا کیونکہ ڈیڈ سارا دن ہا سپٹل میں ہوتے تھے! یہاں ریلیکس ہوں میں! میری ماں بہت اچھی ہیں! اور نانو بھی تو ہیں نہ! ازلان اور فرواد کیسا تھا بہت اچھا فیل کرتی ہوں میں! اور پھر مراد اور اسکے بھائی بھی بہت اچھے ہیں! جنت

نے تفصیل سے بتایا۔

سہی! مریم نے مسکرا کر کہا۔

مجھے لگتا ہے ڈرائیور آگیا! جنت کے کہنے پر مریم بھی اپنا بیگ سنبھالتے ہوئے اٹھی۔

روشنی کی وجہ سے اُسکی آنکھ کھل گئی تھی۔ روشنی ابھی بہت زیادہ نہیں ہوئی تھی مگر وہ بالکل اندھیرے میں سونے کا عادی تھا۔ ذرا سی بھی روشنی میں نیند نہیں آتی تھی اُسے

اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتا ہوا وہ کمرے میں آگیا۔ ایک نظر بیڈ پر موجود وجود پر ڈالی۔

لبے سیاہ بال اُسکے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ اتنے سالوں میں وہ بالکل تبدیل ہو گئی تھی مگر اُسکے چہرے پر معصومیت پر تاثرا بھی بھی برقرار تھا۔ وہ آج بھی اس قدر خوبصورت تھی کہ دیکھنے والے ایک نظر ڈال کر دوسرا نظر ڈالے بنانہیں رہ پاتا تھا۔

اس وجود کو اپنی دسترس میں دیکھنے کی خواہش کبھی وہ شدت سے کیا کرتا تھا۔

وہ سر جھکلتا ہوا الماری سے کپڑے نکال کر واشر و میں گھس گیا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

دروازے پر دستک ہونے پر اسکا اپنے بالوں کو تو لیے سے رگڑتا ہوا ہاتھ ساکت ہوا۔ وہ تولیہ ہاتھ میں پکڑے ہی دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

اٹھ گئے تم! نتا شہ بھا بھی نے مسکرا کر پوچھا۔

جی! اس نے سنجیدگی سے کہا۔

جنت اٹھ گئی؟ نتا شہ نے پوچھا۔

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

چلو میں تھوڑی دیر کے بعد آ جاؤں گی! نتا شہ بھا بھی واپس چلی گئیں جبکہ اس نے اندر آ کر فجر کی قضا ادا کرنے کیلئے جائے نماز بچھالیا۔

امی میں خالہ کی طرف جا رہا ہوں! کل ٹیسٹ ہے فرکس کا! مراد اپنی امی کو بتا کر ازلان کے گھر کی طرف نکل آیا۔

CLASSIC DIGITAL LIBRARIES

لان کی گھاس پر جنت چوکڑی لگا کر سر جھکا کر بیٹھی تھی۔

یہ یہاں کیوں بیٹھی ہے؟ مراد حیرت سے سوچتے ہوئے اسکی جانب بڑھا۔

مراد پنجوں کے بل اسکے نزدیک بیٹھ گیا۔

جنت! اس نے دھیرے سے پکارا۔

جنت چند لمحے اُسی طرح بیٹھی رہی پھر سر اٹھایا۔

جنت کی آنکھیں اور ناک سرخ تھے۔ یقیناً وہ رورہی تھی۔

کیا ہوا جنت؟ تمہیں کسی نے کچھ کہا ہے؟ مراد نے حیرانگی سے پوچھا۔

جنت تم سے پوچھ رہا ہوں میں! مراد نے کہا۔

ایکدم سے جنت کی آنکھوں سے آنسو روائی میں پھسلنے لگے جبکہ مراد بوکھلا گیا۔ روئی ہوئی لڑکی چپ کروانے کا اسے کو اندازہ نہیں تھا۔